ہفتہ وار رسالہ: 270
WEEKLY BOOKLET: 270

امیرِ اہلِ سنّت سے غوثِ پاک کے بارے میں سوال جواب

غوثِ پاک

صفحات 17

عرس مبارک غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ

غوثِ پاک کے والد صاحب کی شان 07
”اولیا کی گردنوں پر قدم“ کا مطلب 09
غوثِ پاک کی غریبوں سے محبت 11
گھر میں غوثِ پاک کی تصویر لگانا کیسا؟ 15

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت سے غوثِ پاک کے بارے میں سوال جواب

دُعائے جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت یااللہ پاک جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے غوثِ پاک کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سن لے اُسے غوثِ پاک کے نقشِ قدم پر چلا، نیک بنا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبیّین صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔(القول البدیع، ص117)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سوال: حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادتِ مُبارَکہ کب ہوئی؟

جواب: میرے مُرشد، حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ رَمَضانُ المبارک کی پہلی تاریخ کو پیر کے دِن صُبحِ صادق کے وقت دُنیا میں جَلوہ گَر ہوئے، اُس وقت آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہونٹ آہستہ آہستہ ہِل رہے تھے اور زبان پر ”اللہ، اللہ“ جاری تھا۔(الحقائق فی الحدائق، ص139) آپ کی وِلادت چونکہ رَمَضانُ المبارک میں ہوئی اس لیے آپ نے پہلے دِن سے ہی روزہ رکھا۔ آپ سحری سے لے کر اِفطار تک یعنی صُبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنی اَمّی جان رحمۃُ اللہِ علیہا کا دُودھ نہ پیتے تھے۔ چنانچہ غوثُ الثَّقَلَین، شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی والدۂ ماجدہ رحمۃُ اللہِ علیہا فرماتی ہیں: جب میرا بیٹا عبدُ القادر پیدا ہوا تو رَمَضان شریف

www.dawateislami.net

میں دِن بھر دُودھ نہ پیتا تھا۔(بہجۃ الاسرار، ص172)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/426)

غوثِ اعظم مُتّقی ہر آن میں　　چھوڑا ماں کا دُودھ بھی رَمضان میں

سوال: سُنا ہے کہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی والدۂ ماجدہ کے پیٹ میں ہی والدۂ ماجدہ کی چھینک کا جواب دیتے تھے؟

جواب: جی ہاں۔ میرے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی امی جان کو چھینک آتی اور وہ اَلحمدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ اپنی امی جان کے پیٹ میں جواباً: یَرْحَمُكِ اللّٰه کہتے۔(الحقائق فی الحدائق، ص139) آج کل تو بڑے بڑوں کو یَرْحَمُكَ اللّٰه کہنا نہیں آتا ہو گا۔ چھینک کے جواب میں عورت کے لیے یَرْحَمُكِ اللّٰه اور مرد کے لیے یَرْحَمُكَ اللّٰه کہیں گے۔ میرے مُرشِد، غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ ماں کے پیٹ میں بھی مَسائل جانتے تھے کیونکہ آپ پیدائشی ولی تھے۔ ہماری حالت یہ ہے کہ ہمیں چھینک آنے پر کیا کرنا ہے اور چھینک کا جواب سُن کر کیا کرنا ہے کچھ بھی پتا نہیں ہوتا اور ہماری غالِب اَکثریت چھینک پر اَلحمدُ لِلّٰہ نہیں کہتی حالانکہ یہ سُنَّت ہے بلکہ چھینک آنے پر اللہ کی حمد کرنے یعنی اَلحمدُ لِلّٰہ کہنے کو تفسیر خزائنُ العرفان میں طَحْطَاوی کے حوالے سے سُنَّتِ مُؤکدہ لکھا ہے۔(تفسیر خزائن العرفان، پ1، الفاتحہ، تحت الآیۃ: 1، ص3) تجربہ ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی چھینک آنے پر اَلحمدُ لِلّٰہ نہ کہنے کی عادت پکی ہو جاتی ہے اگر انہیں بار بار بولو تب بھی وہ اَلحمدُ لِلّٰہ نہیں کہتے۔ چھینک کا جواب دینا اتنی آواز سے کہ چھینکنے والا سُن لے واجب ہے اگر کوئی نہیں دے گا تو گناہ گار ہو گا۔(ردالمحتار، 9/683 ملتقطاً) مگر لوگ جواب نہیں دیتے اور نہ ہی اُنہیں اس کے بارے میں پتا ہوتا ہے۔ میرے مُرشِد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو ماں کے پیٹ میں بھی چھینک کے جواب کا پتا تھا حالانکہ آپ پر یہ واجب بھی نہیں تھا کہ نابالغ

www.dawateislami.net

پر واجب نہیں ہوتا، نابالغ ہی کیا غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ تو ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے، یہ غوثِ پاک کی کرامت تھی اور اللہ پاک کی طرف سے یہ بتانا تھا کہ آنے والا کوئی عام شخص نہیں بلکہ ولیوں کا سردار ہے۔ بہر حال جب چھینک آئے تو اَلحمدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور جو مسلمان اَلحمدُ لِلّٰہ سُنے تو اُس پر "یَرْحَمُكَ الله" کہنا واجب ہو جائے گا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/424-425)

اَلحمدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے

حمد بیان کرنے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا نہایت ہی جامع ہے اور اس کے بارے میں حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یعنی اَفضل دُعا اَلحمدُ لِلّٰہ کہنا ہے۔(ترمذی، 5/248، حدیث:3394) بہتر یہ ہے کہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً "یَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے" کہے اور یہ اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا سُن لے فقط دِل میں "یَرْحَمُكَ الله" کہنا کافی نہیں ہے۔ (ردالمحتار، 9/683-684ماخوذاً) جواب سُن کر چھینکنے والا "یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَكُمْ یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔" یا "یَھْدِیْكُمُ اللہُ وَیُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال دُرست کرے" کہے۔(فتاویٰ ہندیہ، 5/326) اور یہ کہنا اس کے لیے مُستحب یعنی ثواب کا کام ہے۔(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص320) اگر نہیں کہے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ اگر ان دو دُعاؤں میں سے کوئی بھی ایک دُعا کہہ لے گا تو مُستحب ادا ہو جائے گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/425)

سوال: غوث پاک رحمۃُ اللہِ علیہ (کے بچپن) کا کوئی واقعہ سنا دیجئے۔

جواب: حضور غوثِ اعظم سَیِّد شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب میں چھوٹا تھا تو حج کے دِنوں میں مجھے جنگل جانا پڑا وہاں میں ایک بیل کے پیچھے پیچھے چلنے لگا جیسے بچے

www.dawateislami.net

عام طور پر اِس طرح کرتے ہیں۔ اُس بیل نے میری طرف دیکھ کر کہا: اے عبدُ القادر! تمہیں اِس قسم کے کاموں کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ میں گھبرا کر گھر واپس آ گیا اور امی جان سے عرض کی: امی جان! آپ مجھے مکمل طور پر راہِ خدا میں بغداد جانے دیں تاکہ میں وہاں جا کر عِلمِ دِین حاصِل کروں اور نیک بندوں کو دیکھ سکوں۔ امی جان نے مجھ سے اِس کی وجہ پوچھی تو میں نے بیل والا واقعہ سُنا دیا، یہ سُن کر امی جان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور میرے اَبُو جان کے مال سے جو میرا حِصّہ تھا وہ میرے پاس لے آئیں یعنی 80 سونے کے سکّے، میں نے ان میں سے 40 سونے کے سکے لے لیے اور باقی 40 اپنے بھائی کے لیے چھوڑ دیئے ، امی جان نے اِس رقم کو میری قمیص میں سی دیا اور بغداد جانے کی اِجازت دیتے ہوئے مجھے ہر حال میں سچ بولنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا: بیٹا میں تجھے اللہ پاک کی رِضا کے لیے خود سے دُور کر رہی ہوں اور اب مجھے تمہارا چہرہ قیامت کے دِن ہی دیکھنا نصیب ہو گا۔(بہجۃ الاسرار، ذکر طریقہ، ص 167-168)

اِس حکایت سے پتا چلا کہ ہمارے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کو بچپن ہی میں عِلمِ دِین حاصِل کرنے کا شوق ہو گیا تھا، اِسی وجہ سے عِلمِ دِین حاصِل کرنے کے لیے اپنی امّی جان سے اِجازت لی اور امی جان نے بھی زندگی بھر کے لیے راہِ خُدا میں سفر کرنے کی اِجازت دے دی۔ یہ ایک ایسا سچا واقعہ ہے جس میں ہر ماں اور ہر بچے کے لیے بہترین دَرس ہے۔ ہمیں بھی عِلمِ دِین حاصِل کرنا چاہیے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 4/ 283-284)

سوال: پیرانِ پیر، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا حُلیہ مبارک کیسا تھا؟

جواب: بَہجۃُ الْاَسرار شریف کے حوالے سے حضرت شیخ ابو عبدُ اللہ بن احمد بن قُدامہ

مُقَدِّسی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے امام شَیْخُ الاسلام مُحْیُ الدّین سیّدِ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ ضعیفُ البَدَن یعنی ظاہری طور پر کمزور بدن والے، درمیانہ قد، فراخ سینہ، چوڑی داڑھی، اونچی گردن، گندمی رنگ، مِلے ہوئے اَبرو، سیاہ آنکھیں، بلند آواز، اور وافر علم و فضل والے تھے یعنی آپ بہت بڑے عالِم اور مفتی بھی تھے۔(بہجۃ الاسرار، ص174) (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط:180، ص8)

سوال: حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ عربی تھے یا عَجَمی؟(ہند سے سُوال)

جواب: حضورِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ عَجَمی تھے۔(بہجۃ الاسرار، ص58 ماخوذاً) یاد رہے! جو عربی نہ ہو وہ عجمی کہلاتا ہے جیسا کہ ہم لوگ عجمی ہیں۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/490)

سوال: اِس شعر کا کیا مَطلب ہے؟

واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا ۔۔۔ اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

(حدائقِ بخشش، ص19)

جواب: ”واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا“ یعنی اے میرے مُرشِد! اے میرے غوثِ پاک! آپ کی بھی کیا شان ہے! کیا مقام ہے! اور کیا مَرتبہ ہے! آپ کا مَرتبہ بڑا اُونچا ہے۔ ”اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا“ یعنی اے میرے غوثِ پاک! آپ کا سرِ مُبارک نہیں بلکہ قدمِ مُبارک اُونچے اونچوں سے اعلیٰ ہے۔ یہاں ”اونچے اُونچوں“ سے مُراد اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم ہیں، اَنبیائے کِرام علیہمُ السّلام اور صَحابۂ کِرام علیہمُ الرضوان مُراد نہیں ہے۔ اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا بہت اعلیٰ مقام و مَرتبہ ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/423)

سوال: قادری کا کیا مطلب ہے؟

www.dawateislami.net

جواب: سرکار غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام عبدُ القادر ہے تو جو شخص آپ کے سلسلے میں مُرید ہوا اسے آپ کے نام کی نسبت سے قادری کہا جاتا ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/ 525)

سوال: کیا غوثِ پاک کا مُرید ہونا قرآنِ پاک سے ثابت ہے؟

جواب: وسیلہ تلاش کرنا قرآنِ پاک سے ثابت ہے جیسا کہ پارہ 6 سورۂ مائدہ کی آیت نمبر 35 میں اِرشادِ رَبُّ الْعِباد ہے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ﴾(پ 6، المائدۃ: 35) ترجَمۂ کنز الایمان: ”اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“ اِس آیتِ مُبارَکہ کو عُلَمائے حق نے کسی کو پیر بنانے کی دَلیل بنایا ہے۔ ظاہر ہے پیر خُدا یا نبی نہیں ہوتا بلکہ جس کو ہم پیر بناتے ہیں وہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچانے والا ایک وسیلہ اور ذَریعہ ہوتا ہے تو اِن معنوں پر قرآن سے ثابت ہے۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے بھی مختلف مواقع پر بیعتیں لی ہیں جیسے بیعتِ رِضوان یہ بہت مشہور بیعت ہے، جو تھوڑی بہت معلومات رکھتا ہے اِسے بیعتِ رِضوان کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ اِسی طرح بعض مواقع پر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کسی سے اِس بات پر بیعت لی کہ وہ کسی سے سُوال نہیں کریں گے۔[1] اور کسی سے یوں بیعت لی کہ دُنیا سے دُور رہیں گے۔ اِس طرح کی بیعتوں کا ذِکر اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 1/ 429)

زمانۂ قدیم سے بیعت کا سِلسِلہ جاری ہے

بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم سے بیعت کا سِلسِلہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے، یہاں تک کہ ہمارے مُرشِد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ مشہور بزرگ ہیں اور آپ کی بزرگی کا اِنکار شاید

1 ... جن صَحابۂ کرام علیہمُ الرضوان سے سُوال نہ کرنے کی بیعت لی گئی تھی ان میں سے ایک حضرتِ عوف بن مالک رضی اللہُ عنہ بھی تھے۔(ابوداود، 2/ 169، حدیث: 1642 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

کوئی بھی نہیں کرے گا مگر آپ کے بھی پیر صاحب تھے جن کا نام حضرتِ شیخ ابو سعید مُبارَک مَخزُومی رحمۃُ اللہِ علیہ ہے۔ (تذکرۂ مشائخ قادریہ، ص96) غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے بہت سے خلیفہ تھے، جن میں حضرتِ شیخ علی بن ہَیتی رحمۃُ اللہِ علیہ سب سے پہلے خلیفہ تھے، ان کے علاوہ بھی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بہت سے خُلَفا تھے، پھر اِن خُلَفا کے بھی آگے خُلَفا تھے تو یوں آج تک قادری سِلسِلہ چلا آرہا ہے۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے آگے چلیں تو شیخ ابو سعید مُبارَک مَخزومی رحمۃُ اللہِ علیہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پیر تھے، پھر آگے ان کے بھی پیر صاحب تھے، یہاں تک کہ مشہور بُزُرگ حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں۔ اِسی طرح حضرتِ شیخ مَعروف کَرخی رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضرتِ سَری سَقطی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، ہمارے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مشائخ سے اِس طرح سِلسِلہ چلتا چلتا حضرتِ اِمام زینُ العابِدین رحمۃُ اللہِ علیہ تک پہنچتا ہے اور پھر ان کے پیر صاحب حضرتِ امام حسین رضی اللہُ عنہ ہیں اور پھر ان کے والدِ محترم مولا مُشکل کُشا حضرتِ عَلِیُّ المُرتضٰی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ ان کے پیر ہیں اور پھر مولا مُشکل کُشا رضی اللہُ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے خلیفہ تھے تو یہ سلسلے کی صورت میں کَڑی سے کَڑی ملی ہوئی ہے، اِس کا اِنکار بزرگوں نے نہیں کیا اب بھی اُمَّت کی غالِب بلکہ اَغْلَب اور اَکثریت اس چیز کو مانتی ہے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/ 429-430)

سوال: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے والِد صاحب کو جنگی دوست کیوں کہا جاتا ہے؟
(رُکنِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے والِد صاحب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے میں آگے آگے تھے، گناہ دیکھ کر ان کو برداشت

نہیں ہوتی تھی۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”غوثِ پاک کے حالات“صفحہ 16 پر ہے کہ حضرتِ اَبُو صالح سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رحمۃُ اللہِ علیہ کا لقب ”جنگی دوست“ اِس لیے ہوا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ خاص اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنے نفس کو مارتے اور عبادت میں کافی کوشش کرنے والے اور رِیاضت کرنے والے تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لیے مشہور تھے، اِس مُعاملے میں اپنی جان تک کی بھی پَروانہ کرتے تھے۔ ایک دِن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ جامع مسجد کو جارہے تھے کہ خلیفۂ وقت کے چند مُلازِم شراب کے مٹکے نہایت ہی اِحتیاط سے سروں پر اُٹھائے جارہے تھے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جب ان کی طرف دیکھا تو جَلال میں آگئے اور اُن مٹکوں کو توڑ دیا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے رُعب اور بُزُرگی کے سامنے کسی مُلازِم کو دَم مارنے کی جُرأت نہ ہوئی، یعنی وہ کچھ بولے بغیر چُپ چاپ چلے گئے تو انہوں نے خلیفۂ وقت (یعنی اس وقت کے بادشاہ) کے سامنے اِس واقعہ کا اِظہار کیا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے خلاف خلیفہ کو اُبھارا، تو خلیفہ نے کہا کہ سَیِّد مُوسیٰ (رحمۃُ اللہِ علیہ) کو فوراً میرے دَربار میں پیش کرو۔ چنانچہ حضرت سَیِّد مُوسیٰ رحمۃُ اللہِ علیہ دَربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اس وقت غَیظ و غَضَب سے (یعنی غصّے میں بھرا ہوا) کُرسی پر بیٹھا ہوا تھا، خلیفہ نے لَلکار کر کہا: آپ کون تھے جنہوں نے میرے مُلازِمین کی محنت کو رائیگاں (یعنی بَرباد) کر دیا؟ حضرت سَیِّد مُوسیٰ جنگی دوست رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں مُحتَسِب (یعنی خِلافِ شرع باتوں کی مُمانَعت کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرضِ مَنْصَبی ادا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحتسب مُقرَّر کیے گئے ہیں؟ حضرت سَیِّد موسیٰ جنگی دوست رحمۃُ اللہِ علیہ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حُکومت کر رہے ہو۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے مُحتَسِب مُقرَّر کیا ہے کہ میں تم لوگوں کا اِحتساب کروں اور تمہیں بُرائیوں

سے روکوں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِس اِرشاد پر خلیفہ پر ایسی رِقَّت طاری ہوئی کہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر اُٹھا کر عاجزی کے ساتھ بولا: حضورِ والا! اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کی دعوت دینے اور گناہ سے روکنے کے عِلاوہ مٹکوں کو توڑنے میں کیا حِکمت ہے؟ فرمایا: تمہارے حال پر شَفقت کرتے ہوئے نیز تم کو دُنیا و آخرت کی رُسوائی اور ذِلَّت سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ کی اِس حِکمت بھری گفتگو کا بڑا اثر ہوا اور مُتأثر ہو کر عرض گزار ہوا: عالیجاہ! آپ میری طرف سے بھی مُحتَسِب کے عُہدے پر مامور ہیں یعنی میں نے بھی آپ کو مُحتَسِب بنایا ہے۔ حضرت چونکہ غوثِ پاک کے والد تھے، مُتوکّلانہ انداز میں فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامور (یعنی مُقرَّر کیا گیا) ہوں تو پھر مجھے خَلْق (یعنی مخلوق) کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضَرورت ہے۔ اُسی دِن سے آپ "جنگی دوست" کے لَقَب سے مشہور ہو گئے۔(سیرتِ غوث الثقلین، ص52)

اللہ رَبُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّیْن صلّی اللّٰہُ علیهِ واٰلہٖ وسلّم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/458-460)

سوال: مدنی چینل پر ایک نعرہ لگایا جاتا ہے: "دم دمادم دَست گیر" اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: دم کا معنٰی ہے سانس تو اس کا مطلب ہوا کہ سانس بہ سانس میرے غوثِ پاک ہیں یعنی ہر ہر سانس میں میرے غوثِ پاک کا ذکر ہے۔ دم کا ایک مطلب وقت بھی ہوتا ہے تو اس کے مطابق مطلب ہو گا کہ ہر وقت غوثِ پاک کا ذکر ہے۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 2/517)

سوال: غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا فرمان ہے: "میرا یہ قَدَم تمام اَولیا کی گردنوں پر ہے" اِس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: بغداد شریف میں جب بَرسَرِ منبر یہ واقعہ ہوا اور مُرشِدِ پاک حضرت شیخ عبدُ

www.dawateislami.net

القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا کہ "قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ۔ یعنی میرا یہ قَدَم ہر وَلِیُّ اللہ کی گردن پر ہے۔" تو سب سے پہلے حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃُ اللہِ علیہ جو غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے سب سے پہلے خلیفہ ہیں (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص402) یہ آگے بڑھے اور آپ کا قَدَم اپنی گردن پر رکھ لیا۔ (بہجۃ الاسرار، ص32 ماخوذاً) اِسی طرح جس وقت یہ واقعہ ہوا اُس وقت حضور خواجہ غریبِ نَواز رحمۃُ اللہِ علیہ خُراسان کی پہاڑیوں میں عِبادَت کے لئے موجود تھے، آپ نے جب غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا یہ اِعلان سُنا تو عرض کی: (آپ کا قَدَم صرف میری گردن پر ہی نہیں) بلکہ میرے سَر پر بھی ہے اور میری آنکھوں پر بھی ہے۔ (تفریح الخاطر (مترجم)، ص73) کچھ سالوں پہلے ٹیلی فون کے ذریعے بیان Relay (نشر) ہوتا تھا، آج کے دور میں Telecast (یعنی T.V کے ذریعے نشر) ہوتا ہے، جبکہ میرے مُرشِد حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان رُوحانی Connection (تعلُّق) کے ذریعے Relay ہوتا تھا، نہ کوئی تار ہوتی تھی اور نہ ہی بَرقی آلات ہوتے تھے۔ بعض اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم اپنے آستانوں پر بیٹھ کر لوگوں کو جمع کر کے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان سُنا کرتے تھے۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سَراپائے کَرامت تھے، آپ کی اِتنی کَرامات ہیں کہ اور کسی ولی کی اِتنی کَرامات نہیں ملتیں۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی مجلس اور آپ کے وَعظ کی دُھوم دَھام تھی جس کی طویل رِوایتیں ہیں۔

جسے شک ہو وہ خِضر سے پُوچھ دیکھے　　تِری مجلسوں کا سَماں غوثِ اَعظم (قبالۂ بخشش، ص182)

بہر حال! غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا قَدَم اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہ نے ظاہِری طور پر بھی اپنی گردن پر لیا اور باطنی طور پر بھی لیا، قیامت تک آنے والے تمام اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی گردنوں پر آپ کا قدم ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/268 ماخوذاً)

www.dawateislami.net

سَروں پر جسے لیتے ہیں تاج والے تمہارا قدم ہے وہ یا غوثِ اَعظم (ذوقِ نعت، ص183)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/347-348)

سوال: غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی غریبوں سے محبّت کا کوئی واقعہ سُنا دیجئے۔

جواب: میرے مُرشِدِ پاک، شہنشاہِ بغداد حضور غوثِ اعظم دستگیر رحمۃُ اللہِ علیہ حج کے زمانے میں ایک محلے میں رُکے اور بڑا عجیب و غریب حکم دیا کہ "ساری بستی میں سب سے زیادہ غریب آدمی کا گھر تلاش کرو!" جب تلاش کر لیا گیا تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس غریب گھرانے سے اُن کے گھر میں رُکنے کی اِجازت مانگی، اُن لوگوں کی قسمت جاگ اُٹھی اور انہوں نے اِجازت دے دی۔ بستی کے بڑے بڑے اور مالدار لوگوں نے بڑے بڑے قیمتی تَحائِف جیسے گائے، بکریاں، اَناج اور سونا چاندی وغیرہ کا ایک اَنبار نذرانے کے طور پر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں پیش کیا اور اپنے گھر تشریف لانے کی عرض بھی کی، لیکن آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس غریب کا گھر چھوڑ کر کہیں اور جانے سے منع فرما دیا، اِتنا ہی نہیں وہ سارے تحائف اُس غریب گھرانے کو عطا فرما دیئے اور سحری کے وقت وہاں سے تشریف لے گئے۔ یُوں میرے مُرشد غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے رات کا کچھ حصّہ گزارنے کی بَرَکت سے وہ غریب گھرانا مالدار ہو گیا۔ (اخبار الاخیار، ص18)

اِس حِکایت سے یہ مَدَنی پھول ملتا ہے کہ ہمارے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ غریبوں سے بہت محبّت رکھتے تھے، اِس لئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم غریبوں سے محبّت کریں اور اُنہیں دُھتکارنے سے بچیں۔ ہمارے گھر دعوت ہو تو پہلے غریب کے آگے کھانا رکھیں اور اُسے

عزّت کی جگہ دیں۔ ہمارے ہاں غریبوں کی ترکیب تھوڑی آؤٹ ہوتی ہے، اِن بے چاروں کو کوئی لِفٹ نہیں کرواتا، لیکن اگر کوئی مالدار سیٹھ ہو تو اُس کی خُوب آؤ بھگت کی جاتی ہے، حالانکہ سیٹھ ایک نَماز نہیں پڑھتا ہوگا، (نمازِ) جمعہ میں بھی گول ہو جاتا ہوگا، جبکہ غریب پانچوں نمازیں پڑھنے والا ہوگا اور اُس کی پیشانی پر نماز کا نشان بھی جگمگا رہا ہوگا، لیکن ایسے کو کوئی لِفٹ نہیں کروائی جائے گی۔ اگر ہم نے کسی غریب کے ساتھ ایسا کیا اور اُس کو قیامت میں کوئی مقام مل گیا تو پھر ہم کیا کریں گے!! ہم سب کو غریبوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/368)

کبھی تو غریبوں کے گھر کوئی پھیرا! ہماری بھی قسمت جگا غوثِ اَعظم
(وسائلِ بخشش، ص552)

سوال: غوثِ پاک حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کوئی کرامت سُنا دیجئے۔

جواب: حضرتِ شیخ اِسماعیل رحمۃُ اللہِ علیہ کے کھجور کے دو درخت تھے، مگر چار سال سے اُن پر پھل نہیں لگ رہے تھے۔ ایک مرتبہ شہنشاہِ بغداد حُضُورِ غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ وہاں تشریف لائے اور اُن میں سے ایک دَرَخت کے نیچے وُضو فرمایا اور دوسرے دَرَخت کے نیچے دو رکعت نماز اَدا کی، جس کی بَرَکت سے دیکھتے ہی دیکھتے دونوں دَرَخت ہَرے بھرے ہوگئے اور اُسی ہفتے میں اُن میں پھل بھی نکل آئے حالانکہ یہ پھل کا موسم نہیں تھا۔ اُن دَرَختوں کی کچھ کھجوریں میرے مُرشد غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں پیش کی گئیں، آپ نے کھانے کے بعد دُعا فرمائی تو حضرتِ شیخ اسماعیل رحمۃُ اللہِ علیہ کی زمین، گندم، پیسوں اور جانوروں میں بَرَکت ہی بَرَکت ہوگئی۔ (بہجۃ الاسرار، ص91) اِس حکایت سے پتا چلا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کی دُعا

www.dawateislami.net

میں بَرَکت ہوتی ہے اور نیک بندے لوگوں کی مشکلیں حل کر دیتے ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اللہ پاک کے نیک بندوں سے صرف دنیا کی بہتری کی دُعا نہیں کروانی چاہیے بلکہ دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کی بہتری، بُرے خاتمے سے حفاظت اور جنّت میں بے حساب داخلے کی دُعا بھی کروانی چاہیے۔ اللہ پاک نے ہمیں قرآنِ کریم میں بہت ہی پیاری دُعا سکھائی ہے جس میں دُنیا اور آخرت کی بھلائی مانگنے کا ذِکر ہے، چنانچہ اِرشاد ہوتا ہے:

﴿رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۝۲۰۱﴾ (پ2، البقرۃ:201) (ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذابِ دوزخ سے بچا)۔ (ملفوظات امیرِ اہلِ سنّت، 4/410)

سوال: غوثِ پاک حضرتِ شیخ عبدُ القادِر جِیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ روزانہ 1000 نوافل پڑھا کرتے تھے۔ کیا یہ آپ کی کَرامت میں شُمار ہوگا؟

جواب: جی ہاں! اِس لئے کہ عام آدمی 1000 رکعت نوافل نہیں پڑھ سکتا، رات ختم ہو جائے گی، یہ کَرامت ہے۔ بزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کا "ایک رات میں پورا قرآنِ کریم ختم کرلینا، ایک پاؤں پر کھڑا رہ کر قرآنِ کریم ختم کرلینا اور روزانہ 30 ہزار مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھ لینا" یہ سب کَرامتیں ہوتی ہیں۔ حضرتِ مولا علی مشکل کُشا رضی اللہُ عنہ جب گھوڑے پر بیٹھنے کے لئے آتے تھے تو ایک رِکاب سے دوسرے رِکاب میں پاؤں رکھنے کے وقفے میں پورا قرآنِ کریم ختم فرمالیتے تھے، (مرقاۃ المفاتیح، 9/706، تحت الحدیث:5718) حالانکہ یہ ایک سیکنڈ کا وقفہ ہوگا۔ یہ آپ کی کَرامت تھی۔ حضرتِ داؤد علیہ السّلام معمولی وقفے میں "زَبُور شریف" پوری ختم کرلیتے تھے، (بخاری، 2/447، حدیث:3417) حالانکہ قرآنِ کریم

www.dawateislami.net

کے مُقابَلے میں ”زَبُور شریف“ کی ضَخامت شاید کئی گُنا زیادہ تھی۔(فتاویٰ رضویہ، 7 / 477 ماخوذاً) یہ آپ علیہ السّلام کا معجزہ تھا۔(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت،5 / 33-34)

سوال: وہ واقعہ ارشاد فرمادیجئے جس میں غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے مال و دولت کی تھیلیوں سے خون نکالا تھا؟

جواب: ایک بار ایک خلیفہ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس بطورِ نذرانہ اشرفیوں کی 10 تھیلیاں لے آیا، آپ نے فرمایا:”میں ان کی حاجت نہیں رکھتا“ اور قبول کرنے سے انکار فرمادیا اس نے بڑی عاجزی کی، تب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک تھیلی اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑی اور دوسری تھیلی بائیں ہاتھ میں پکڑی اور دونوں تھیلیوں کو ہاتھ سے دباکر نچوڑا تو وہ دونوں تھیلیاں خون ہو کر بہہ گئیں، آپ نے فرمایا:”اے ابوالمُظَفَّر! کیا تمہیں اللہ کا خوف نہیں کہ لوگوں کا خون لیتے ہو اور میرے سامنے لاتے ہو۔“ وہ آپ کی یہ بات سن کر حیرانی کے عالَم میں بے ہوش ہو گیا۔(بہجۃ الاسرار، ص120)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:176، ص6)

سوال: حضور غوثِ اعظم رحمۃُ اللہِ علیہ کی مزید کوئی کرامت بتادیجیے۔[1]

جواب: ایک بار کچھ ایسے لوگ جن کی سوچ اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں اچھی نہیں تھی دو ٹوکرے لے کر ہمارے غوثِ اعظم حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: ان دونوں میں کیا ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی کرسی سے اُتر کر ایک ٹوکرے پر اپنا ہاتھ مُبارک رکھا اور فرمایا: اِس میں بیمار بچہ ہے۔ پھر اپنے بیٹے حضرتِ شیخ عبدُ الرَّزّاق رحمۃُ اللہِ علیہ کو اسے کھولنے کا حکم دیا، جب وہ ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں سے واقعی ایک بیمار بچہ نکلا جو معذور تھا، آپ نے اسے پکڑ کر

1 . . . یہ سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت ہی کا عطا فرمودہ ہے۔

www.dawateislami.net

فرمایا: "قُمْ بِاِذْنِ اللہ یعنی اللہ پاک کے حکم سے اُٹھ" تو وہ اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے دوسرے ٹوکرے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اس میں صحت مند بچہ ہے۔ پھر اس ٹوکرے کو کھولنے کا حکم دیا جیسے ہی ٹوکرا کھولا گیا تو اس میں سے واقعی ایک صحت مند بچہ نکلا اور وہ اُٹھ کر چلنے لگا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ کرامت دیکھ کر ان لوگوں نے اپنی بُری سوچ سے توبہ کر لی۔ (بہجۃ الاسرار، ص124)

اِس حکایت سے معلوم ہوا: ❀ اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی بڑی شان ہوتی ہے ❀ اللہ کریم نے انہیں ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ وہ ٹوکرے کو کھولے بغیر یہ بتا سکتے ہیں کہ اس کے اندر کیا ہے؟ ❀ وہ جب چاہتے ہیں اللہ پاک کی عِنایت سے بیمار کو اچھا کر دیتے ہیں ❀ وہ شخص بہت بُرا ہے جو اللہ پاک کے اَولیائے کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے بارے میں غَلَط سوچ رکھتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں ایسی غَلَط سوچ سے بچائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، 4/366)

سوال: غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا خواب میں کیسے دیدار ہو سکتا ہے؟

جواب: جس چیز کا زیادہ ذِکر ہو اور جس چیز کو ہم زیادہ یاد کریں تو بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وہ چیز خواب میں بھی آجاتی ہے۔ اِس لئے غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کا تذکرہ کریں، اُنہیں یاد کریں، اُن کو اِیصالِ ثواب کرتے رہیں اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں، اِن شاءَ اللہ کبھی نہ کبھی کَرَم ہو ہی جائے گا۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/305)

سوال: کیا غوثِ پاک کی تصویر گھر میں لگا سکتے ہیں؟

جواب: نہیں لگا سکتے۔ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی جو تصویر بتائی جاتی ہے وہ فرضی تصویر ہے

اس میں داڑھی بھی چھوٹی دکھاتے ہیں، اگر داڑھی پوری بھی دِکھائیں تب بھی کسی کی تصویر فریم کرواکر گھر میں لگانا گناہ ہے، اپنے ماں باپ کی یا اپنے پیر صاحب کی تصویر بھی نہیں لگاسکتے۔ بعض لوگ جانوروں مثلاً گدھا، گھوڑا وغیرہ کی تصویر شوپیس کے طور پر لگاتے ہیں یہ بھی نہیں لگاسکتے، گھر میں جاندار کی تصویر لگانے سے رحمت کے فِرِشتے نہیں آئیں گے۔ (بخاری، 2/385، حدیث:3225ماخوذاً) البتہ سبز گنبد یا کعبہ شریف کی تصویر لگاسکتے ہیں، نیز ٹی وی پر جو تصویر نظر آتی ہے اس کو ڈیجیٹل فوٹو بولتے ہیں یہ شُعاعیں ہیں جو نظر آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں، یہ وہ تصویر نہیں ہے (جو منع ہے) اسی طرح آئینے میں جو عکس نظر آتا ہے وہ بھی تصویر کے حکم میں نہیں ہے۔(T.V اور مووی، ص24)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:157، ص7)

سوال: "غوثِ اعظم کا بندہ" کہنا کیسا؟ جبکہ بندہ تو اللہ کا ہی ہوتا ہے۔

جواب: کوئی حرج نہیں! بندہ کے کئی معنیٰ ہیں، مثلاً خادم، غلام، آدمی۔ نیز پنجابی میں بھی آدمی کو بندہ کہتے ہیں، لیکن اعتراض صرف "غوث کا بندہ" کہنے پر ہی کیوں؟

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) مستدرک للحاکم کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے حدیثِ مبارکہ نقل فرمائی ہے کہ حضرتِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زندگی میں آپ کا خادم اور آپ کا بندہ تھا۔(مستدرک حاکم، 1/332، حدیث:443۔ فتاویٰ رضویہ، 24/667)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، قسط:188، ص3)

سوال: یا سیّدی! اِس شعر کی وَضاحت فرمادیجئے۔

تیری سَرکار میں لاتا ہے رَضا اُس کو شفیع　　　جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

(حدائقِ بخشش، ص18)

www.dawateislami.net

جواب: اِس شعر میں اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ عرض کررہے ہیں کہ یَارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ کی بارگاہ میں اُس ہَستی (یعنی شیخ عبد القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ) کی سِفارش اور وسیلہ پیش کررہا ہوں جو میرے تو غَوث یعنی فَریاد سُننے والے، ہمدرد اور غم خوار ہیں، لیکن آپ کے بیٹے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے بیٹے کے صدقے میں میری بگڑی بنا دیجیے۔ (ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/262)

سوال: حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا عُرس مُبارَک کس تاریخ کو ہوتا ہے؟

جواب: سیّدی و مُرشِدی حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصالِ باکمال 11 ربیعُ الآخر کو ہوا تھا۔ (تفریح الخاطر (مترجم)، ص154) اِس لئے اِس تاریخ کو آپ کا یومِ عُرس منایا جاتا اور اِیصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ ہم اِن 11 دِنوں میں مَدَنی مُذاکرہ کررہے ہیں جس سے نیکی کی دعوت پہنچ رہی ہے اور علمِ دین حاصل ہو رہا ہے، اِن شاءَ اللہ کئی لوگ نیکی کے راستے پر آجائیں گے اور گُناہوں سے تائِب ہو کر نمازی بن جائیں گے۔
(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 4/306)

جیلانی نسخہ: ربیعُ الغوث کی گیارہویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سورۃ الفاتحہ، ایک مرتبہ سورۃ الاخلاص، پھر گیارہ بار یَاشَیخ عَبدَ القَادِرجِیلانی شَیْئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِن شاءَ اللہ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری کے لیے مفید ہے۔ (جنات کا بادشاہ، ص20)

اگلے ہفتے کا رسالہ

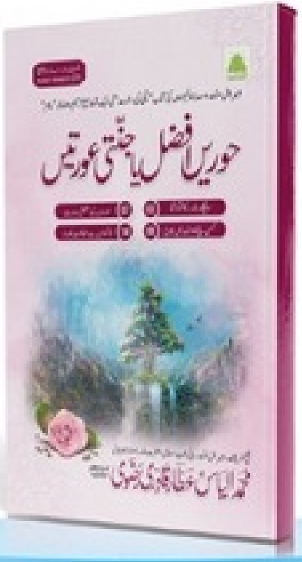

978-969-722-383-1

01082361

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net